299965 ـ کوئی شخص عربی میں کہے: " اللھم لا حسد "

سوال

ایک شخص بات کرتے ہوئے عموماً کہتا ہے کہ: " اللھم لا حسد " تا کہ مخاطب کے ذہن سے یہ بات نکال دے کہ متکلم اس سے حسد کر رہا ہے۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عربی زبان میں لفظ : " اللھم" نداء کے معنی میں آتا ہے، یعنی یہ لفظ کہنے والا در حقیقت "یا اللہ" کہہ رہا ہوتا ہے ؛ قرآن کریم میں یہی لفظ اسی معنی میں سورت آل عمران آیت 26 میں استعمال ہوا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے: قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ ترجمہ: کہ دے: یا اللہ! بادشاہت کے مالک۔ [آل عمران: 26]

امام طبری رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:
"فرمانِ باری تعالی : قُلِ اللَّهُمَّ کا معنی یہ ہے کہ: اے محمد تو کہہ: یا اللہ!۔ " ختم شد
"تفسیر طبری" (5 / 299)

اب اللہ تعالی کو { لَا حَسَد } کہہ کر مخاطب کرنے کے دو معانی ہو سکتے ہیں:
پہلا معنی: یہ لفظ اللہ تعالی کو گواہ بنانے کے لیے کہا جا رہا ہو کہ قائل اللہ تعالی کو گواہ بنا رہا ہے کہ اس کا دل حسد کی بیماری سے پاک ہے۔

یعنی: اے اللہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میرے دل میں اس شخص کے بارے میں کوئی حسد نہیں ہے جس کے بارے میں بات چیت چل رہی ہے۔ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ: یا اللہ! تو جانتا ہے کہ میں اس وقت جو بات بھی کر رہا ہوں کہ یہ بات کرنے کی وجہ کسی بھی طرح سے حسد نہیں ہے۔ اسی طرح کا کوئی اور مفہوم بھی ہو سکتا ہے۔

اس طرح اللہ تعالی کو گواہ بنانا جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ انسان اپنی بات میں سچا بھی ہو، اور قائل کو اس جملے کے مفہوم کا بھی علم ہو کہ اللہ تعالی کو گواہ بنانے کا کیا مطلب ہے، یعنی انسان جھوٹ نہیں بول رہا، چنانچہ اگر انسان جھوٹ بولتے ہوئے اللہ تعالی کو گواہ بنائے تو یہ بہت ہی بڑا پاپ ہو گا۔

دوسرا معنی:

یہ دعائیہ جملہ ہے، تو اس صورت میں اس کا معنی یہ ہو گا کہ: یا اللہ! میرے دل میں اس شخص کے بارے میں حسد باقی نہ رکھ۔ یا اسی طرح کا کوئی اور معنی و مفہوم بھی ہو سکتا ہے، اس معنی میں بھی یہ بات کرنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اپنی مشکل کشائی کے لیے دعا کرنا کسی بھی حالت میں جائز ہے۔

واللہ اعلم